بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابوداؤد کی خلیفہ والی حدیث ضعیف ہے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

جماعت المسلمین کی دعوت

ہمارا حاکم	صرف ایک	یعنی : اللہ تبارک وتعالیٰ	.. اللہ کے سوا کوئی نہیں
ہمارا امام	صرف ایک	یعنی : محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	.. فرقہ وارانہ امام نہیں
ہمارا دین	صرف ایک	یعنی : اللہ کا پسند کردہ دین اسلام	.. فرقہ وارانہ مذہب نہیں
ہمارا نام	صرف ایک	یعنی : اللہ کا رکھا ہوا نام مسلمین	.. فرقہ وارانہ نام نہیں
بنیادِ محبت	صرف ایک	یعنی : اللہ تعالیٰ سے تعلق	.. دنیوی تعلقات نہیں
وجہِ افتخار	صرف ایک	یعنی : ایمان باللہ العظیم	.. وطن اور زبان نہیں

اگر آپ ہماری اس دعوت سے متفق ہیں تو ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں۔
تعارفی پمفلٹ مفت طلب فرمائیں۔

جماعت المسلمین

{فون 6677870} مسجد المسلمین۔ کوثر نیازی کالونی۔ نارتھ ناظم آباد، بلاک جی، کراچی ۳۳

جماعت المسلمین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ابوداؤد کی خلیفہ والی حدیث ضعیف ہے

ابوداؤد میں یہ حدیث کئی سندوں سے مروی ہے۔ اس حدیث کے مختصر الفاظ درج ذیل ہیں :۔

(۱) پہلی سند | اِنْ کَانَ لِلّٰهِ خَلِیْفَةٌ فِی الْاَرْضِ فَضَرَبَ ظَهْرَكَ وَاَخَذَ مَالَكَ فَاَطِعْهُ وَاِلَّا فَمُتْ وَاَنْتَ عَاضٌّ بِجِذْلِ شَجَرَةٍ

اگر زمین پر اللہ کا کوئی خلیفہ ہو جو تمہاری پیٹھ پر مارے اور تمہارا مال چھین لے تو اس کی اطاعت کرنا اور اگر (کوئی خلیفہ) نہ ہو تو درخت کا تنہ چبا چبا کر مرجانا۔

(۲) دوسری سند | فَاِنْ لَّمْ تَجِدْ یَوْمَئِذٍ خَلِیْفَةً فَاهْرُبْ حَتّٰی تَمُوْتَ

اگر تم اس دن خلیفہ کو نہ پاؤ تو بھاگ جانا یہانتک کہ تمہیں موت آجائے۔

(۳) تیسری سند | فَاِنْ تَمُتْ یَاحُذَیْفَةُ وَاَنْتَ عَاضٌّ عَلٰی بِجِذْلِ خَیْرٌ لَّكَ مِنْ اَنْ تَتَّبِعَ اَحَدًا مِّنْهُمْ۔

اے حذیفہ، اگر تم اس حال میں مرجاؤ کہ تم تنہ چبا رہے ہو تو یہ تمہارے لئے ان میں سے کسی ایک کی پیروی کرنے سے بہتر ہے۔

اس حدیث کے راوی حضرت حذیفہؓ ہیں۔ اس حدیث کے تینوں متن جو سنن ابو داؤد میں ہیں مختلف ہیں۔ الفاظ کا بہت فرق ہے جیسا کہ اوپر لکھا گیا۔ ایک میں ہے کہ : اگر خلیفہ نہ ہو تو مرجاؤ" دوسری میں ہے کہ "بھاگ جاؤ یہانتک کہ مرجاؤ"، تیسری میں ہے کہ "ان میں سے کسی ایک کی پیروی کرنے سے مرجانا بہتر ہے"۔

معلوم نہیں ان میں سے کون سے الفاظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ اقدس سے نکلے ہیں۔ کچھ نہیں کہا جاسکتا۔

یہی حدیث صحیح بخاری اور صحیح مسلم دونوں میں موجود ہے اور بڑی مفصل ہے اور دونوں کتابوں کے الفاظ میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں جو ابوداؤد کے حوالے سے اوپر لکھے گئے ہیں۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں نہ خلیفہ کا لفظ ہے اور نہ بلا ضرورت تنہ چبا چبا کر مرجانے کا حکم ہے، نہ بھاگنے کا ذکر ہے اور نہ ان میں سے کسی ایک کی پیروی کرنے

کا ذکر ہے معلوم نہیں ان میں سے کون سے الفاظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ادا فرمائے تھے، وہ جو صحیحین میں ہیں یا وہ جو ابوداؤد میں ہیں۔ مزید برآں ابوداؤد کی روایتیں آپس میں ہی ایک دوسرے کے مطابق نہیں ہیں تو انہیں صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی متفق علیہ حدیث کے مقابلہ میں کیسے لایا جا سکتا ہے۔

ابوداؤد کی اس روایت کی ہر سند میں ایک راوی ہے جس کا نام ہر سند میں مختلف ہے۔ کسی میں سبیع بن خالد، کسی میں خالد بن خالد اور کسی میں یشکری ہے۔ اس راوی کے دو نام اور بھی بتائے گئے ہیں، خالد بن سبیع اور سبیعہ بن خالد (تہذیب)

اس راوی کو اگرچہ ابن حبان اور عجلی نے ثقہ کہا ہے لیکن حافظ ابن حجر نے مقبول لکھا ہے، ابن حبان اور عجلی دونوں ہی توثیق کے معاملہ میں متساہل ہیں۔

مقبول راوی اگر دوسرے راویوں کی متابعت کرے تو اس کی حدیث ٹھیک ہوتی ہے ورنہ نہیں۔ (الاحادیث الضعیفۃ للالبانی جزو اول صفحہ ۲۴۸) صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے بلند پایہ راویوں کی مخالفت میں مقبول راوی کا بیان کردہ متن نہیں مانا جائے گا۔ اس قسم کی مخالفت کو فن حدیث میں شذوذ فی المتن کہتے ہیں۔ الدکتور محمود الطحان اپنی مشہور کتاب "مصطلح الحدیث" میں "شاذ" کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:" ما رواہ المقبول مخالفا لمن ھو اولیٰ منہ " مقبول راوی جو متن اپنے سے اونچے درجہ کے راویوں کے مخالف روایت کرے (صفحہ ۱۱۷) شاذ کے متعلق مزید لکھتے ہیں" من المعلوم ان الشاذ حدیث مردود " یہ بات معلوم ہی ہے کہ شاذ روایت مردود ہوتی ہے۔

علامہ عثمان بن عبدالرحمان المعروف بابن الصلاح اپنی کتاب "مقدمہ ابن الصلاح" میں لکھتے ہیں" اذا انفرد الراوی بشیٔ فیہ فان کان ما انفرد بہ مخالفا لما رواہ من اولیٰ منہ بالحفظ لذلك واضبط کان ما انفرد بہ شاذاً مردوداً"

جب راوی کسی چیز کے بیان میں منفرد ہو اور ان لوگوں کی روایت کے خلاف بیان کرے جو اس کو یاد رکھنے میں اولیت رکھتے ہوں یا زیادہ ضابط ہوں تو وہ چیز جس چیز کی روایت میں وہ راوی منفرد ہو شاذ ہوگی (صفحہ ۳۷)

حدیث شاذ کے متعلق امام شافعیؒ کہتے ہیں" ھو ان یروی الثقۃ حدیثا یخالف ما روی الناس "۔ ثقہ راوی لوگوں کے بیان کردہ متن کی مخالفت کرتے ہوئے

کوئی حدیث بیان کرے (تو وہ حدیث شاذ ہوگی) (الباعث الحثیث فی اختیار علوم الحدیث لابن کثیر صفحہ ۳۴)

حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں: انہ اذا روی الثقۃ شیئا قد خالفہ فی الناس فھو الشاذ یعنی المردود" جب ثقہ راوی کوئی ایسی چیز بیان کرے جس میں اس نے دوسرے لوگوں کی مخالفت کی ہو تو وہ حدیث شاذ یعنی مردود ہوگی (الباعث الحثیث ص۳۵)

حافظ ابن کثیر شذوذ کے متعلق مزید لکھتے ہیں "الشذوذ من النکارۃ والضعف" شذوذ نکارت اور ضعف میں سے ہے۔ (الباعث الحثیث ص۳۷)

حافظ ابن حجر لکھتے ہیں" فان خولف بارجح منہ لمزید ضبط او کثرۃ عددا وغیر ذلک من وجوہ الترجیحات فالراجح یقال لہ المحفوظ ومقابلہ وھو المرجوح یقال لہ الشاذ (نزھۃ النظر ص۴۹) اگر (ثقہ راوی نے) ایسے راوی کی مخالفت کی جو زیادہ ضبط یا کثرتِ تعداد یا اور کسی وجہ ترجیح میں اس سے راجح ہو تو (راجح راوی کی) راجح حدیث کو محفوظ اور اس کے مقابل مرجوح حدیث کو شاذ کہا جاتا ہے۔

غور کیجئے جب ثقہ راوی کا شذوذ مردود ہے تو مقبول راوی کا شذوذ مردود کیوں نہ ہوگا۔

ابوداؤد کا یہ راوی جو تین چار ناموں سے موسوم ہے صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے راویوں کا مقابلہ نہیں کرتا۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے راوی بلند پایہ ہیں مزید برآں صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی متفق علیہ حدیثیں حدیث کی صحیح ترین قسم ہیں (نزہۃ النظر ص۳۵ ومقدمہ ابن صلاح ص۱۴)

لہٰذا صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی حدیث محفوظ اور ابوداؤد کی حدیث شاذ ہے اور شاذ ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

رہا امام ابوداؤد کا سکوت تو سکوت حدیث کے صحیح ہونے کے لئے کافی نہیں ہوتا۔ اگر وہ دوسرے اصول و قواعد کے لحاظ سے صحیح یا حسن ہوگی تو ٹھیک ہے ورنہ ضعیف ہوگی جیسے ابوداؤد کی یہ حدیث اصول و قواعد کے لحاظ سے صحیح یا حسن نہیں ہے بلکہ ضعیف

ہے۔ کتنی ہی روایات ایسی ہیں جن پر کسی محدث کا سکوت ہے لیکن علماء انہیں اصول کے لحاظ سے ضعیف کہتے ہیں۔ اصول میں یہ چیز نہیں ہے کہ ہر سکوت والی حدیث صحیح ہوتی ہے۔ البانی صاحب کی ضعیف ابوداؤد میں کتنی ہی احادیث ہیں جن پر امام ابوداؤد کا سکوت ہے لیکن البانی صاحب انہیں ضعیف کہتے ہیں مثلاً

ابوداؤد کتاب الحج کی ایک حدیث ہے جس پر امام ابوداؤد کا سکوت ہے لیکن اس کی سند میں ایک راویہ حکیمہ ہے جسے امام ابن حبان نے ثقہ کہا ہے لیکن البانی صاحب نے ابن حبان کو متساہل کہہ کر ان کی توثیق کو رد کر دیا۔ البانی صاحب لکھتے ہیں: ابن حجر نے اس راویہ کو صرف مقبول لکھا ہے۔ مقبول سے مراد یہ ہے کہ اگر یہ راویہ دوسرے راویوں کی متابعت کرے گی تو اس کی حدیث ٹھیک ہوگی اور اگر متابعت نہیں کرے گی (بلکہ مخالفت کرے گی) تو پھر حدیث ٹھیک نہیں ہوگی۔ البانی صاحب نے اس حدیث کو امام ابوداؤد کے سکوت کے باوجود ضعیف کہا (الاحادیث الضعیفہ: ج ۱ ص ۲۴۵)۔ ایک اور حدیث جس پر حافظ ابن حجر اور سخاوی کا سکوت ہے لیکن البانی صاحب کہتے ہیں ضعیف ہے (الاحادیث الضعیفہ: ج ۱ ص ۷۱)

اگرچہ علماء کے درمیان تصحیح و تضعیف کا اختلاف رہا ہے لیکن محققین فیصلہ ہمیشہ اصول و قواعد کے مطابق کرتے ہیں۔ تصحیح و تضعیف کے اختلاف کی مثالیں تو بہت ہیں لیکن مثال کے طور پر چند حدیثیں پیش کی جاتی ہیں:۔

(۱) ایک حدیث کے متعلق امام حاکم کہتے ہیں صحیح الاسناد ہے لیکن امام ذہبی کہتے ہیں اس کا راوی حفص الرحبی ضعیف ہے (حاکم ۱۱۳/۲)

(۲) ایک اور حدیث کے سلسلہ میں امام حاکم کہتے ہیں صحیح الاسناد ہے لیکن امام ذہبی کہتے ہیں اس کا راوی طلحہ بن زید ضعیف ہے (حاکم ۱۱۹/۲)

(۳) ایک اور حدیث کے متعلق امام حاکم کہتے ہیں: یہ حدیث صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی شرط پر صحیح ہے لیکن امام ذہبی کہتے ہیں: نہیں، اللہ کی قسم (نہیں)۔ ابن ابی مریم ضعیف ہے۔ (حاکم ۴۷/۲)

(۴) مستدرک حاکم اور مسند احمد کی ایک حدیث کے متعلق امام حاکم کہتے ہیں صحیح ہے، امام ذہبی، ذہبی اور ابن حجر نے اسے صحیح تسلیم کیا لیکن البانی صاحب کہتے ہیں ضعیف ہے (الاحادیث

الضعیف ۳/۳۹۴)

(۵) مستدرک حاکم کی ایک حدیث کے متعلق امام حاکم نے صحیح علی شرط الشیخین کہا۔ امام ذہبی نے بھی صحیح کہا لیکن البانی صاحب کہتے ہیں باطل ہے (الاحادیث الضعیفہ ۲/۱۷۱)

العرض ایسی مثالیں بہت ہیں جن میں کسی محدث کی تصحیح کو فن حدیث کی روشنی میں قبول نہیں کیا گیا۔ ایسے موقع پر جس کی بات اصولِ حدیث کے مطابق ہوگی وہی ٹھیک ہوگی۔ ابوداؤد کی خلیفہ والی اس حدیث کو امام حاکم اور امام ذہبی نے صحیح کہا لیکن ان کی تصحیح فن حدیث کے خلاف ہے لہٰذا نہیں مانی جائے گی۔

خلاصہ ابوداؤد کی خلیفہ والی حدیث مندرجہ ذیل وجوہ کی بناء پر ضعیف ہے :-

(۱) راوی کا نام بدلتا رہتا ہے۔

(۲) سبیع صرف مقبول راوی ہے لہٰذا اس کی روایت اعلیٰ درجہ کے ثقہ راویوں کے مقابلہ میں شاذ ہوگی اور شاذ روایت مردود ہوتی ہے۔

(۳) ابوداؤد کی مختلف سندوں سے بیان کردہ احادیث کے متون مختلف ہیں لہٰذا یہ حدیث مضطرب المتن ہوئی اور مضطرب المتن حدیث ضعیف ہوتی ہے۔

(۴) ابوداؤد کی یہ حدیث معلول ہے کیونکہ اس کا متن صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی متفق علیہ حدیث کے متن کے خلاف ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلاً مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَ
عَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِىْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ○

(حٰمٓ السجدۃ۔۳۳)

اور قول کے لحاظ سے اس سے بہتر کون ہوسکتا ہے جو اللہ
کی طرف دعوت دے، عمل صالح کرے اور یہ کہے کہ
بے شک میں مسلمین میں سے ہوں۔

○

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا
اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ـــــ (بقرہ ـــ ۱۲۸)

اے ہمارے رب ہم کو اپنا مسلم بنا اور ہماری اولاد میں سے
بھی ایک جماعت کو مسلم بنا۔

○

رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ○ (حجر۔۲)

عنقریب انکار کرنے والے یہ تمنا کریں گے کہ کاش
وہ مسلم ہوتے۔
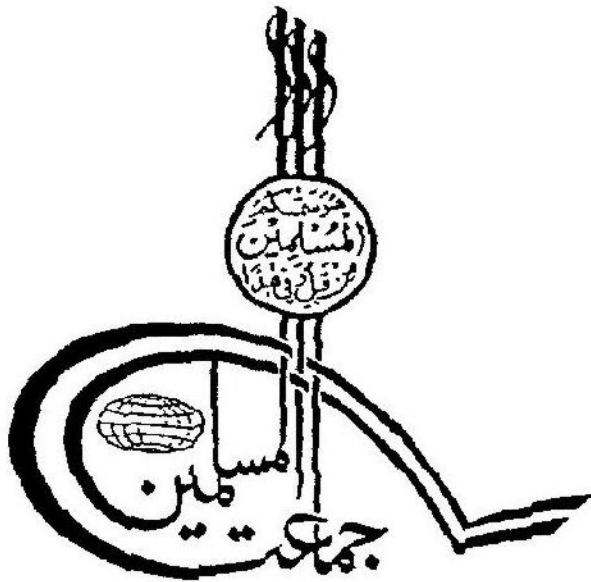
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَإِمَامَهُمْ، فَقُلْتُ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا إِمَامٌ؟ قَالَ فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا۔ جماعت المسلمین اور اس کے امام کو لازم پکڑنا، پوچھا: اگر جماعت اور امام نہ ہو تو کیا کروں؟ فرمایا: تمام فرقوں سے علیحدہ رہنا۔

(صحیح بخاری، صحیح مسلم)

مرکز جماعت المسلمین گیلان آباد، کھوکھراپار ۲½ کراچی۔
فون 4407524-4513806 فیکس 4507305

دفتر جماعت المسلمین B-6 بیت الفرقان، SB-12، بلاک 13-C، گلشن اقبال،
مین یونیورسٹی روڈ، کراچی۔ فون: 2-4815560 ـــــ فیکس: 4815563
www.aljamaat.org